

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے خاندانی طرز زندگی کے پہلو

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے خاندانی طرز زندگی کے پہلو

* سادہ جہیز یہ اور مہر یہ

در دوران پس از ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد، اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک کے ابتدائی سالوں میں، علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتی ہیں، تو آپ علیہا السلام کا مہر اور جہیز یہ بھی معمولی تھے؛ جسے آپ سب جانتے ہیں کہ دنیائے اسلام کے پہلے نمبر کی عظیم بیٹی نے کتنی سادگی کے ساتھ اپنی شادی کی ہیں۔

۱۳۷۱/۰۹/۲۵

* گھریلو اور شوہر داری کا نمونہ

ایک وقت انسان سوچتا ہے کہ بیوی ہونا، یعنی انسان کچن میں کھانا پکائے، کمرے کو صاف ستھرا اور سلیقے سے رکھے، اور پھر توشک خانہ میں کمبل یا توشک کو پرانی طرز پر بچھائے تاکہ جب شوہر نامدار ڈیوٹی، کام یا دکان وغیرہ سے واپس آئے تو وہ آرام کر سکے!

شوہر داری فقط اسی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ آپ دیکھیں کہ فاطمہ زہرا ؑ سلام اللہ علیہا کی حقیقی شوہر داری کیسی تھی۔

ان دس سالوں میں جو پیغمبر مدینہ میں موجود تھے، تقریباً نو سال حضرت زہرا و حضرت امیر المؤمنین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ ایک بہترین میاں بیوی کے اعلیٰ نمونے کے طور پر رہے۔ ان نو سالوں میں، چھوٹے بڑے تقریباً ساٹھ جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں زیادہ تر امیر المؤمنین علیہ السلام بذات خود شریک تھے۔

اب آپ دیکھیں، وہ ایک ایسی صنف نسواں سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ہیں جو گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کا شوہر مسلسل محاذ جنگ پر مصروف جہاد ہو! اور اگر وہ ہستی محاذ پر نہ ہو تو جنگی محاذ کمزور پڑ جائے!۔ آپ ملاحظہ کیجئے گا کہ یہ محاذ کتنا اہم تھا جو اس ہستی پر منحصر ہے -

دوسری طرف زندگی کی حالت بھی اتنی اچھی نہیں ہے؛ وہی چیزیں جو ہم نے سن رکھی ہیں:

﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا﴾

ترجمہ: اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (وہ ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ (کی رضا) کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکرگزاری۔ (۸-۹ -

سورة الانسان)

(تفسیر الکوثر میں علامہ شیخ محسن صاحب اس آیہ مجیدہ کے بارے میں رقم طراز ہے: اہل بیت علیہم السلام

کی شان میں جو فضائل ان آیات میں بیان ہوئے ہیں، سب اس موقع پر بیان ہوئے، جب اہل بیت علیہم السلام

نے ایثار و قربانی کی ایک لازوال مثال قائم کرتے ہوئے مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلایا۔ اس سے ہمیں

ایک درس یہ ملتا ہے کہ اللہ کو غریب پروری کس قدر پسند ہے۔ اسی لیے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی سیرت

میں غریب پروری سرفہرست نظر آتی ہے۔ چنانچہ آیہ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ۔۔۔ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ

السلام کی ولایت کا اعلان بھی اسی غریب پروری کے موقع پر کیا ہے اور اس سورہ کی آیت 20 میں یکایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا: ”اور آپ جہاں بھی نگاہ ڈالیں گے، بڑی نعمت اور عظیم سلطنت نظر آئے گی۔“ جنت میں اہل بیت علیہم السلام کی سلطنت کو اللہ نے عظیم فرمایا تو اس سلطنت کی عظمت کا کسی کو کیا اندازہ ہو سکتا ہے، جسے اللہ نے عظیم کہا ہے۔)

یعنی حقیقت میں ان کی زندگی بالکل ایک غریبانہ اور فقیرانہ گزر رہی تھی؛ جبکہ آپ علیہا السلام ایک اسلامی مملکت کے سربراہ و رہنما اور ایک عظیم پیغمبر کی اکلوتی بیٹی ہیں، اور ان میں ایک قسم کی احساسِ ذمہ داری اور احساسِ مسؤولیت بھی ہے۔ اس وقت دیکھیں انسان کتنا مضبوط روحیہ اور ذہن کا مالک ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے شریک حیات کی مکمل سپورٹ کرسکیں؛ اس کے لئے لازمی ہے کہ اس انسان کے دل کو اہل و عیال کے وسوسوں اور زندگی دیگر مشکلات سے خالی رکھیں، اس ہستی کو دلاسہ اور حوصلہ دے؛ بچوں کی وہ تربیت کو دیکھیں کہ جس طرح ان کی اپنی تربیت ہو چکی ہیں۔

اب آپ کہیں کہ امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیہما السلام تو خود امام تھے اور ان دونوں کی تو طینت میں ہی امامت تھی، لیکن جناب سیدہ زینب علیہا السلام تو امام نہیں تھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اس خاتون کی اسی نو سال کے دوران تربیت کی تھی۔ پھر آپ علیہا السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زیادہ مدت اس دنیا میں نہیں رہیں۔

اس طرح کی گھریلو زندگی اور شوہرداری کے اعلیٰ نمونہ قرار پائی اور خاندانی زندگی کا مرکز بنی کہ رہتی دنیا تک ، تاریخ میں ایک عظیم آئیڈیل خاتون اور رول ماڈل کے طور پر ثابت کر دیا۔ کیا یہ سب چیزیں ایک کمسن اور نوجوان لڑکی، ایک گھریلو خاتون یا جو امور خانہ داری کے متلاشی ہیں، ایک مثال اور رول ماڈل نہیں بن سکتی؟۔

۱۳۷۷/۰۲/۰۷

* تربیت امام حسن اور امام حسین (علیہما السلام)

زیارتِ امام رضا علیہ السلام... میں پڑھتے ہے کہ:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ زَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَ أُمَّ السَّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ...»...اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطِي نَبِيِّكَ وَ سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ...»

ان جملات میں "سَبْطَيْنِ"

(یعنی دونوں نواسے، مراد : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے، یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین سلام اللہ علیہما ہیں)، ان کی والدہ گرامی یہی بزرگوار ہستی ہیں؛ اسی پاک دامن، ماں جیسی ہستی نے تربیت کی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے لئے نمونہ و مثال اور اسوہ و رول ماڈل کے طور پر پیش کرسکیں ۔

۱۳۹۵/۰۱/۱۱

* امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی خوشنودی کا باعث

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فاطمہ زہرا ؑ سلام اللہ علیہا کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ...: - قَوْلَهُ - مَا أَغْضَبْتُهَا وَ لَا أَكْرَهْتُهَا عَلَى أَمْرٍ حَتَّى قَبَضَهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ وَ لَا أَغْضَبْتَنِي وَ لَا عَصْتُ لِي أَمْرًا. وَلَقَدْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنْكَشِفُ عَنِّي الْهُمُومُ وَ الْأَحْزَانُ (كشف الغمة ج: 1، 363-بحار

الأنور، علامة المجلسي، ج: ۴۳، ص: 134)

(حضرت علی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا:

"خدا کی قسم، میں نے کبھی فاطمہ علیہا السلام کو غصے نہیں دلایا اور نہ ہی کسی ایسے کام پر مجبور کیا جو اسے پسند نہ ہو، یہاں تک کہ پروردگار عالم نے اسے اس دنیا سے اٹھا لیا۔ اور فاطمہ علیہا السلام نے بھی نہ مجھے کبھی غصے دلایا اور نہ ہی کبھی میرے حکم سے سرپیچی اور انکار کیا۔ جب بھی میں اسے دیکھتا، میرے دل کی پریشانیاں اور غم دور ہو جاتے تھے۔"

مترجم: انسانی زندگی ایک مدنی الطبع اور مشترک زندگی ہے، یعنی گھر اور خاندان کی خوشی کا راز دو طرفہ محبت اور سمجھ بوجھ کا نام ہے۔ شوہر، بیوی اور بچے سب ایک دوسرے کے دکھ درود اور خوشیوں کا "شریک" اور ساتھی ہونا چاہیے اور بے جا توقعات کے ذریعے ایک دوسرے کو تکلیف اور پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہیے، بلکہ انہیں ایک دوسرے کا سہارا، انس و شادی اور خوشی کا باعث بننا چاہیے۔) یعنی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی پوری زندگی میں نہ کبھی مجھ "علی" کو غصہ دلایا اور نہ ہی کبھی میرے حکم کی مخالفت۔ جیسے کہ اسلام کا دستور ہے اسی طرح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی عظمت و جلالت اور عظیم مقام کے باوجود، بیت الشرف کے ماحول میں ایک بیوی اور ایک عورت ہیں؛ ۱۳۷۱/۰۹/۲۵

* انتخابِ الہی پر خوش ہونا

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ان دوسرے تمام خواستگاروں میں سے ایک پاک دامن جوان کا انتخاب فرمایا جو "پاکباز" زاہد، اورپارسا کا انتخاب کیا۔ جس نے [یعنی: امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام] ہر چیز کو خدا کے راستے میں قربان کر چکا تھا] اور جو ہمیشہ میدان جہاد میں رہتا تھا۔ یہ کوئی مذاق تو نہیں!

جبکہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اسلام کے حاکم مقتدر اور عظیم سربراہ و ہنما کی دخترِ نیک اختر (اکلوتی بیٹی) تھیں؛ ان کے پاس اتنے سارے خواستگار ہیں؛ ان میں سے کچھ دولت مند ہیں، تو کچھ معروف شخصیت کے حامل افراد بھی ہیں۔ لیکن پروردگار عالم نے ان سب میں سے "علی" کے لئے "فاطمہ" کو شریک حیات منتخب فرمایا اور دوسری طرف فاطمہ بھی خدا کی اس پسند سے راضی اور خوش تھیں۔ پھر، انہوں نے اس طرح سے امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زندگی بسر کی کہ خود امیر المؤمنین علیہ السلام بھی ان سے پوری وجود سے راضی تھے۔

وہ الفاظ جو اس عظیم خاتون نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہے، اس بات کی عکاسی کرتے ہیں... کہ انہوں نے صبر کیا؛ اپنے فرزندوں کی تربیت کی؛ حقِّ ولایت کے مکمل دفاع میں بہادری سے کھڑی رہیں؛ اس راہ میں جو صعوبتیں اور تکالیف و مشکلات برداشت کیں، اس کے بعد پھر بڑی خوش دلی کے ساتھ شہادتِ عظمیٰ کا استقبال کیا۔ یہ ہستی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔ ۱۳۷۳/۰۹/۰۳